OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print): 2519-7932
ISSN (Online): 2521-067X
January-March-2024
Vol: 9, Issue: 33
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

مولانا عبدالحامد بدایونی کی دینی وملی خدمات کی عصری افادیت کا تحقیقی مطالعہ

A Research study of the contemporary Usefulness of Moulana Abdul Hamid Badayuni's Religious and National Services

Mazhar Hussain Bhadroo
Lecturer, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK:
mazharhussainbhadroo@gmail.com
Abdul Quddus Suhaib
Director, Islamic Research Centre, Institute of Sufism & Mysticism BZU Multan:
aqsuhaib@gmail.com

Abstract

Maulānā Abdul Ḥāmid Badāyunī (1901-1970) was an eminent scholar, orator and politician. He enthusiastically participated and supported the Khilāfat Movement, and courageously opposed the Shuddhi movement. Moreover, he was unanimously selected as a member of the Majlis-e-Moied-Islām and Muslim Conference. He continuously and unceasingly tutelaged the Muslims of Hind from the platform of the All India Sunnī Conference (1925-1947). He set a record of ceaseless and untiring struggle with his involvement in the All-India Muslim League (1937-1945). Notably, he played an important role in conducting a successful referendum in N.W.F.P province; therefore, he is also remembered as a liberator of N.W.F.P (Fateh Sarhad). He is considered a close companion of Quaid-e-Azam Muḥammad Alī Jinnāḥ. After the independence of Pākistān, he became the president of Jamiat Ulemā Pākistān. Furthermore, he stood by the armed forces of Pākistān during the 1965 war and participated in immigrant relief activities. His stance regarding the Palestine issue was explicit and categorical. His National contributions will always be remembered in the history of Pākistān.

Keywords: Abdul Ḥāmid, scholar, Khilāfat Movement, Sunnī Conference, independence of Pākistān,

مولانا عبدالحامد بدایونی اترپردیش کے تاریخی شہر بدایوں کے معروف عثمانی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب سینتیس واسطوں سے خلیفہ سوم حضرت عثمان غنیؓ تک پہنچا ہے۔آپ کے جدامجد مولانا فضل رسول بدایونی تک آپ کا سلسلہ نسب کچھ یوں ہے۔ مولانا عبدالحامد بدایونی بن حکیم عبدالقیوم قادری بن مولوی مرید جیلانی بن مولانا محی الدین قادری بن مولانا فضل رسول قادری۔[1]

خانوادہ عثمانیہ کے مورث اعلیٰ قاضی دانیال قطریؒ تھے جو ۵۹۹ھ/۳-۱۲۰۲ء میں قطر سے ترک سکونت کر کے سلطان شمس الدین التمش کے لشکر کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے۔ابتدا میں لاہور میں سکونت پذیر ہوئے، پھر سلطان کے مسلسل اصرار پر بدایوں تشریف لائے حکومت کی جانب سے عہدہ قضاء تفویض کیا گیا۔ قاضی دانیال قطریؒ خواجہ عثمان ہرونیؒ کے مرید وخلیفہ اور خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے برادر طریقت تھے۔ قاضی دانیال قطریؒ کے خاندان میں علماء، فضلاء، اہل اللہ، ادباء اور قومی سطح کے قائد پیدا ہوتے رہے ہیں جن میں مولانا عبدالمجید بدایونی (۱۲۶۳ھ)، مولانا فضل رسول بدایونی (۱۲۸۹ھ)، مجاہد آزادی مولانا فیض احمد بدایونی (مفقود:۱۲۷۴ھ)، مولانا عبدالقادر بدایونی (۱۳۱۹ھ)، مولانا عبدالمقتدر قادری (۱۳۳۴ھ)، مولانا عبدالماجد بدایونی (۱۳۵۰ھ)، مولانا عبدالقدیر قادری(۱۳۷۹ھ) مفتی اعظم حیدرآباد دکن، مولانا عبدالحامد بدایونی(۱۳۹۰ھ) سرفہرست ہیں۔[2]

ولادت وتعلیم وتربیت:

آپ ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۱-۱۹۰۰ء میں اپنے ننھیال کے ہاں دہلی میں پیدا ہوئے۔ والدہ کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز تک پہنچتا ہے۔[3]

---

[1]۔ ماہنامہ مظہر حق، تاج الفحول نمبر، ص۱۴۹، ج۱، شمارہ ۱۱،۱۰،۹،۸، مشمولہ مولانا یسین علی عثمانی، یہ کرم نہیں تو کیا ہے، مدرسہ قادریہ مولوی ٹولہ بدایوں، ہند

Māhnāma Mazhar ḥaq, Tāj ul Faḥool number,V:1,P:149,Shumāra 8-9-10-11,Mashmola Maulānā Yaseen Alī Uthmānī, Ye karm nhi to kia he, Madrasa Qādria molvī Tola Badāyon,Hind

[2]۔ ماہنامہ جام نور، عالم ربانی نمبر، ص۷۲، ج۱۱، شمارہ ۱۳۲، اپریل ۲۰۱۴، مشمولہ مولانا دلشاد احمد قادری، خانوادہ عثمانیہ تعارف وخدمات، مٹیا محل جامع مسجد دہلی

Māhnāma Jām Noor, Ālam Rabānī number, V:1,P:72,Shumāra 132,April2014,Mashmola Maulānā Dilshad Aḥmad Qādrī,Khānwāda Uthmānia Ta'āruf o Khidmat,Matyā Mahal Jāme Masjid Dehlī

[3]۔ قادری، محمود احمد مولانا، تذکرہ علماء اہلسنت، (سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد)، ص۱۵۹

ابھی آپ کی عمر بیس دن کی ہی تھی کہ آپ کے والد محترم عبدالقیوم شہید قادری پٹنہ (بہار) قاضی عبدالوحید کے مدرسہ اہلسنت کے ششماہی جلسہ میں شرکت کے لیے جا رہے تھے راستے میں ٹرین رکی تو طہارت کے قصد سے اترے تاکہ نماز فجر ادا کی جائے لیکن واپس جب ٹرین پر چڑھنے لگے تو پاؤں پھسل گیا اس حادثے آپ شدید زخمی ہو گئے۔ علاج کے باوجود جانبر نہ ہو سکے اور ۱۴ رجب ۱۳۱۸ھ کو خالق حقیقی کو جا ملے۔[4]

آپ کا تاریخی نام محمد ذوالفقار حق رکھا گیا جبکہ عبدالحامد کے نام سے معروف ہوئے اور مولانا عبدالقدیر بدایونی سے ابتدائی تعلیم پائی۔[5]

آپ کی تعلیم و تربیت کا سارا انتظام آپ کی والدہ محترمہ (سید بہاء الدین دہلوی کی ہمشیرہ) نے کیا۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ قادریہ بدایوں سے حاصل کی۔ آخری دو سال درسیات کی تکمیل اور فن قرآت کی تحصیل کے لیے مدرسہ کانپور تشریف لے گئے۔[6]

اساتذہ و شیوخ:

آپ نے بدایوں اور کانپور کے متعدد اور یگانہ روزگار علماء سے اکتساب علم کیا۔ جن میں چند مشہور نام یہ ہیں۔ مولانا عبدالمقتدر قادری، مولانا عبدالقدیر قادری، مولانا محب احمد قادری، مولانا حافظ بخش بدایونی، مولانا قدیر بخش بدایونی، مفتی محمد ابراہیم، مولانا مشتاق احمد کانپوری، مولانا واحد حسین، مولانا عبدالسلام فلسفی۔[7]

Qādrī, Maḥmood Aḥmad Maulānā,Tazkra U'lamā Ahl e Sunnat,(Sunnī Dār ul Ashāa't Alvia Rizvia Faisalābād),P:159

4۔ شرف قادری، عبدالحکیم، علامہ، تذکرہ اکابر اہلسنت پاکستان، (مکتبہ قادریہ لاہور)، ص ۲۰۲

Sharf Qādrī , Abdulḥakeem,Allāma, Tazkra Akāber Ahl e Sunnat Pākistān,(Maktaba Qādria Lahore),P:202

5۔ ضیاء القادری، محمد یعقوب حسین، مولانا، اکمل التاریخ، (تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ہند، طبع جدید جولائی ۲۰۱۳ء)، ص ۳۲۸

Ziā ul Qādrī,Muḥammad Ya'qoob Ḥussain, Maulānā,Akmal ul Tārikh,(Tāj ul Faḥool Academy Badāyon,Hind,Taba Jadeed July 2013),P:328

6۔ مجیدی، عبدالعلیم قادری، مولانا، تذکرہ خانوادہ قادریہ، (تاج الفحول اکیڈمی، بدایوں، ہند، طبع ۲۰۱۲ء)، ص ۷۸

Majeedī,Abdulaleem Qādrī, Maulānā,Tazkra Khānwāda Qādria,(Tāj ul Faḥool Academy Badāyon,Hind,Taba 2012),P:78

7۔ مجیدی، تذکرہ خانوادہ قادریہ، ص ۷۹

Majeedī, Tazkra Khānwāda Qādria,P:79

طریقت وتدریس:

آپ کا تعلق ایک علمی وروحانی گھرانے سے تھا۔آپ مولانا عبدالمقتدر قادری کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور مولانا عبدالقدیر قادری نے آپ کو اجازت وخلافت عطافرمائی۔آپ نے اپنی عملی زندگی کی ابتداء مدرسہ شمس العلوم کے نائب مہتمم کی حیثیت سے کی۔ مسلسل تین سال مدرسہ شمس العلوم بدایوں میں درس دیا۔ پھر اپنے بڑے بھائی مولانا عبدالماجد بدایونی کے ساتھ قومی وملی تحریکات سے وابستہ ہوئے۔[8]

رشتہ ازدواج اور وصال:

آپ کا عقد مسنونہ دہلی میں خان بہادر ڈپٹی بہاءالدین کے گھرانے میں ہوا۔[9]

آپ کا وصال ۱۵ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ بمطابق ۲۰ جولائی ۱۹۷۰ء کو جناح ہسپتال کراچی میں ہوا اور اپنی جامعہ تعلیمات اسلامیہ منگھو پیر روڈ کے احاطہ میں مدفون ہوئے۔[10]

تحریک خلافت:

آپ مدرسہ شمس العلوم بدایوں کے انتظام وانصرام اور درس وتدریس میں مصروف عمل تھے کہ اس زمانے میں تحریک خلافت شروع ہوگئی۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے لکھنو سے مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کو مولانا عبدالمقتدر قادری (م ۲۵ محرم ۱۳۳۴ھ) کے پاس بدایوں بھیجا۔ مولانا عبدالمقتدر قادری نے مہمانوں کی خوب خاطر مدارت کی۔اپنے خاندان کے افراد کو عموماً اور عبدالماجد بدایونی اور عبدالحامد بدایونی کو خصوصاً حکم دیا کہ انگریزی استعمار کے خاتمے کے لیے علی برادران اور ان کے رفقاء کا ساتھ دیں۔ اپنے شیخ طریقت کے حکم کے مطابق مولانا عبدالحامد بدایونی نے ہندوستان کے گوشے گوشے میں تحریک خلافت کا پیغام پہنچایا۔ مولانا عبدالحامد بدایونی ڈسٹرکٹ

---

[8]۔ماہنامہ جام نور، عالم ربانی نمبر، ص ۸۲

Māhnāma Jām Noor, Ālam Rabānī number,P:82

[9]۔آزاد بن حیدر، انسائیکلوپیڈیا مولانا عبدالحامد بدایونی، (ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی)، ص ۱۰۷

Azād bin Ḥaider,Insāiklopediā Maulānā Abdul Ḥāmid Badāyonī,(IDāra Taḥqeeqāt Imām Aḥmad Razā International,Karāchī),P:107

[10]۔شرف قادری، تذکرہ اکابر اہلسنت، ص ۲۰۸

Sharf Qādrī , Tazkra Akāber Ahl e Sunnat,P:208

خلافت کمیٹی بدایوں کے جنرل سیکرٹری رہے۔ خلافت پروانشل کمیٹی اور سنٹرل خلافت کمیٹی بمبئی کی مجلس عاملہ کے رکن بھی رہے۔[11]

شدھی تحریک کا مقابلہ:

شدھی تحریک کے معنی جن لوگوں کے باپ دادا مسلمان ہو گئے تھے انہیں شدھی یعنی پاک کر کے دوبارہ ہندو دھرم میں شامل کرنا۔ بیسویں صدی کے شروع میں ہندوؤں کا اسلام کی طرف مائل ہونا اور اسلام قبول کرنا ایک معمول بن گیا تھا۔ اس رجحان کو ختم کرنے کے لیے ۱۹۲۰ء میں سوامی دیانند سرسوتی اور اس کے شاگرد سوامی سرد انند نے یہ تحریک شروع کی۔ ۱۹۲۶ء میں اس تحریک کا خاتمہ ہوا۔ شدھی تحریک بنیادی طور پر ہندوؤں کی ایک مذہبی تحریک تھی۔ آپ اس اسلام دشمن تحریک کے خلاف ایک چٹان کی طرح ڈٹ گئے۔ آپ نے ایک جانب تو ہندوؤں کی اصلیت کھول دی اور دوسری جانب مسلمانوں کے جداگانہ اور علیحدہ تشخص کو ابھارا۔ آپ نے اپنی تقاریر سے ہندوانہ عزائم کا منہ موڑ کر رکھ دیا۔ یہی نہیں ان کے ذات پات کے نظام اور طبقاتی تقسیم کو بھی ہدف بنایا اور دوسری جانب مسلمانوں کے فلسفۂ اُخوت اور برابری پر روشنی ڈالی۔[12]

مجلس مؤید اسلام:

مولانا عبدالباری فرنگی محلی کی قائم کردہ مجلس مؤید اسلام جب سرگرم عمل تھی تو اس کی تحریک پر مسلمانان ہند کے مطالبات مرتب کرنے کے لیے مختلف مکاتیب فکر کے علماء کا پہلا سیاسی جلسہ لکھنؤ میں ہوا۔ جس میں علماء فرنگی محلی کے علاوہ مولانا حامد رضا خان بریلوی، مولانا عبدالماجد بدایونی، مولوی ولایت حسین الہ آبادی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور سید آقا حسین مجتہد لکھنوی شریک ہوئے۔ آپ بھی اپنے برادر اکبر کے ساتھ اس جلسہ میں موجود تھے۔ آپ نے نہرو رپورٹ کے خلاف اسلامیانِ ہند کی حمایت کرتے ہوئے کئی کانفرنسوں میں شرکت کی اور خاندانی

---

[11]۔ مجیدی، تذکرہ خانوادہ قادریہ، ص ۷۹

Majeedī, Tazkra Khānwāda Qādria,P:79

[12]۔ محمد علی چراغ، اکابرین تحریک پاکستان، (سنگ میل پبلی کیشنز لاہور)، ص ۷۳۸

Muḥammad Alī Chirāg,Akābereen Taḥreek Pākistān,(Sang Mail Pablicaionens Lahore),P:738

روایات کو برقرار رکھا۔ اس تحریک میں مولانا فضل الرحمن ، حسرت موہانی، مولانا عبدالقادر آزاد سبحانی اور مولانا عبدالماجد بدایونی کے ساتھ ساتھ آپ کے طویل دوروں اور پر مغز تقریروں کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔[13]

مسلم کانفرنس:

مسلم جماعتوں اور سرکردہ مسلم شخصیات کا دہلی بھی اجتماع ہوا جس میں باہمی رضامندی سے آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا قیام عمل میں آیا۔ آپ اپنے بڑے بھائی مولانا عبدالماجد بدایونی کے ساتھ مسلم کانفرنس میں شریک ہو گئے۔ ایگزیکٹو بورڈ کے ممبران کی تعداد چالیس تھی اور تین ممبران صرف بدایوں سے تھے:

۱۔ مولانا عبدالحامد بدایونی　　۲۔ مولانا عبدالصمد مقتدری　　۳۔ مولانا عبدالقدیر قادری[14]

آل انڈیا سنی کانفرنس اور تحریک پاکستان:

آل انڈیا سنی کانفرنس کا قیام مارچ ۱۹۲۵ء میں عمل میں آیا۔ اس تنظیم نے آل انڈیا مسلم لیگ کو سیاسی قوت فراہم کی۔ اس تنظیم سے وابستہ علماء نے اپنی تقاریر اور قراردادوں کے ذریعے دو قومی نظریہ اور مسلم قومیت کے تصور پر روشنی ڈالی اور حصول پاکستان کے لیے راہ ہموار کی۔ آپ آل انڈیا سنی کانفرنس کے سیکرٹری نشرواشاعت کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں ضلع بدایوں میں سنی کانفرنس تشکیل دی گئی تو آپ کو اس کا خصوصی رکن منتخب کیا گیا۔ ۶ نومبر ۱۹۴۵ء کو سنی کانفرنس دہلی کے اہم اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا:

"اگر علماء اہلسنت ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے اور انہوں نے ہندوستان کے اندر اسلامی حکومت کے قیام کا عزم کر لیا تو ان شاءاللہ اسے بہت جلد پاکستان حاصل ہو جائے گا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس بہت جلد اپنے اجلاس میں اسلامی حکومت کا مذہبی خاکہ مرتب کر کے مسلمانوں کے سامنے پیش کرے گی"۔[15] سنی کانفرنس کی تشکیل کے بعد آپ نے اس کے تمام اہم جلسوں میں اپنا مرکزی کردار ادا کیا۔ اپنی تقریروں میں مسلم قومیت اور تحریک پاکستان کی اہمیت پر روشنی ڈالی انتخابات میں مذہبی وسیاسی جذبے کے ساتھ مسلم لیگ کے نامزد امیدوار کی حمایت کی آپ نے دہلی کی

13۔ قصوری، محمد صادق، اکابرین تحریک پاکستان، (مکتبہ رضویہ گجرات)، ص۱۰۶

Qaṣoorī, Muḥammad Ṣādiq, Akābereen Taḥreek Pākistān,(Maktaba Rizvia Gujrāt),P:106

14۔ محمد یامین خان، نامہ اعمال، (مطبوعہ آئینہ ادب، لاہور، ۱۹۷۰ء)، ج۱، ص۴۳۳

Muḥammad Yāmeen Khān, Nāma Aa'māl,(Maṭboa Aina Adab,Lahore,1970),V:1,P:433

15۔ قادری، جلال الدین، محمد، تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس، (سعید برادران کھاریاں، ۱۹۹۹ء)، ص۷۱

Qādrī,Jalāl ul deen,Muḥammad,Tārikh All India Sunnī Confrence,(Sa'eed Brothers Khārian,1999),P:71

نشست پر آل انڈیا مسلم لیگ کے امیدوار محمد عثمان کی پر زور حمایت کی اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ کسی صورت کانگریس کے امیدوار کو ووٹ نہ دیں۔[16] آپ پورے ہندوستان میں سنی کانفرنس کی شاخیں قائم کرنا چاہتے تھے۔ بدایوں کے علماء ومشائخ سیاسی میدان میں بہت سرگرم تھے۔ چنانچہ جنوری ۱۹۴۶ء میں آپ نے اپنے گھر پر ایک اجلاس منعقد کیا۔ سامعین کے سامنے سنی کانفرنس کے تبلیغی واصلاحی مقاصد بیان کیے۔ اجلاس کے اختتام پر آپ کو ضلع بدایوں کی ورکنگ باڈی کا صدر منتخب کیا گیا۔[17]

۱۱ فروری ۱۹۴۶ء کو کچھوچھ میں سنی کانفرنس کا اہم اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت سید محمد محدث کچھوچھوی نے کی۔ اس اجلاس میں مولانا نعیم الدین مرادآبادی نے کانگریسی ذہنیت کے بارے میں کھل کر خیالات کا اظہار کیا۔ تمام مجمع آپ کی تقریر سننے کے لیے مسلسل مطالبہ کررہا تھا۔ آپ نے تقریر کی اور کپتان عبدالرشید کی رہائی کی قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا:

"حکومت نے کپتان عبدالرشید کی سزایابی کے معاملے میں جو ناعاقبت اندیشانہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ وہ مسلمانان ہند میں بڑا ہیجان پیدا کررہا ہے۔ ہر مسلمان بھائی اپنے بھائی کی اعانت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہے۔ میں مسلمانوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ اس سلسلہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے قائد کے احکام کا انتظار کریں۔ کیونکہ انتخابات کی مہم ہنوز سرپر ہے اور اسے کامیاب بنانا سب سے مقدم ہے"۔

[18] آپ پاکستان کی حمایت میں نانپارہ، لکھنو اور بہرائچ کے حلقوں میں تقریر کرنے کے بعد اجین روانہ ہوگئے۔ وہاں مسئلہ پاکستان پر سیر حاصل خطاب کیا۔ ۳ مارچ ۱۹۴۶ء کو آپ نے ماہو چھاؤنی میں خطاب کیا، ۸ مارچ کو اجمیر اور جے پور کے لیے روانہ ہوگئے۔[19]

---

[16]۔ ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور، ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء، ص ۷

Haft Roza Dabdaba Sikandrī,Rāmpurī,26 nov 1945,P:7

[17]۔ ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر، ص ۷۔ ۱، جنوری ۱۹۴۶ء، ص ۱۱

Haft Roza Al Fiqia,Amratsar,P:7,1jan1946,P:11

[18]۔ قادری، تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس، ص ۱۲۶

Qādrī,Tārikh all India Sunnī Confrence,P:126

[19]۔ ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور ۱۸ مارچ ۱۹۴۶ء، ص ۵

Haft Roza Dabdaba Sikandrī,Rāmpurī,18 March1946,P:5

آل انڈیا سنی کانفرنس کی قیادت نے ۲۷-۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو بنارس میں عظیم الشان اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ مقررہ تاریخ پر آل انڈیا سنی کانفرنس کا بہت بڑا اجتماع منعقد ہوا۔ ضعف و نقاہت اور پیرانہ سالی کے باوجود پیر سید جماعت علی شاہ نے ہر سیشن کی صدارت کی۔ مولانا نعیم الدین مرادآبادی اور سید محمد محدث کچھوچھوی نے بہت محنت کی۔ آپ نے دیگر علماء کے ساتھ مل کر کانفرنس کے تمام تر انتظامات بھرپور طریقے سے سرانجام دیے۔ اس کانفرنس میں ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں حاضرین کے سامنے مختلف تجاویز اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔ مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ زیادہ تر کمیٹیوں میں آپ کو شامل کیا گیا۔ اس اجتماع میں سنی کانفرنس نے بھرپور انداز میں مطالبہ پاکستان کی حمایت کی اور اعلان کیا کہ علماء و مشائخ اس کے حصول کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ وہ ایک ایسی ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں قرآن و سنت کی روشنی میں قانون سازی کی جائے۔ اسلامی ریاست کے حصول کے لیے مکمل لائحہ عمل ترتیب دینے کے لیے ایک تیرہ رکنی کمیٹی بنائی گئی آپ اس کے ممبر تھے۔[20]

۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو مولانا عبدالعلیم صدیقی نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا: یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ آئندہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر سید محمد محدث کچھوچھوی، ناظم اعلیٰ مولانا نعیم الدین مرادآبادی اور ناظم نشر و اشاعت مولانا عبدالحامد بدایونی ہوں گے۔[21]

آل انڈیا سنی کانفرنس کے مشاہیر علماء و مشائخ نے مندرجہ ذیل متفقہ فیصلہ کیا:

"آل انڈیا سنی کانفرنس مسلم لیگ کے اس طریقہ عمل کی حمایت کر سکتی ہے جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہو۔ الیکشن کے معاملے میں کانگریس کو ناکام کرنے کے لیے مسلم لیگ جس مسلمان کو بھی اٹھائے۔ سنی کانفرنس کے اراکین و ممبران اس کی تائید کر سکتے ہیں۔ ووٹ دے سکتے ہیں، مسئلہ پاکستان یعنی ہندوستان کے کسی حصے میں آئین شریعت کے مطابق فقہی اصول پر حکومت قائم کرنا سنی کانفرنس کے نزدیک محمود مستحسن ہے۔ اس فیصلہ پر آپ سمیت پچپن علماء کرام نے دستخط کیے"۔[22]

---

[20]۔ محدث کچھوچھوی، سید محمد، مخطبہ صدارت، جمہوریہ اسلامیہ، (مطبوعہ اہلسنت برقی پریس مرادآباد، ۱۹۴۶ء)، ص ۳۶

Muḥadith Kachochvī,Sayed Muḥammad,Khutba Ṣadārat,Jamhoria Islāmia,(Maṭboa Ahl e Sunnat Barqī Press Murād Abād,1946),P:36

[21]۔ قادری، تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس، ص ۲۶۰

Qādrī,Tārikh all India Sunnī Confrence,P:260

[22]۔ ہفت روزہ، دبدبہ سکندری، رامپور، ۱۹ مارچ ۱۹۴۶ء، ص ۳

Haft Roza Dabdaba Sikandrī,Rāmpurī,19 March1946,P:3

۳مئی ۱۹۴۶ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت خواجہ قمرالدین سیالوی نے کی اور آپ نے اس اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام خرابیوں کا واحد حل قیام پاکستان میں مضمر ہے۔ پاکستان دس کروڑ لوگوں کی زندگی اور موت کا سوال بن چکا ہے۔ ہم آزادانہ زندگی بسر کرنے کے لیے یا تو پاکستان حاصل کر کے رہیں گے یا مٹ جائیں گے۔ دوٹوک فیصلہ کی گھڑی آن پہنچی ہے۔ ہم پاکستان کی راہ کے ہر روڑے کو ہٹانے کا عزم بالجزم کر چکے ہیں"۔[23]

آل انڈیا سنی کانفرنس کے فیصلہ کی تائید کے لیے جامع مسجد بدایوں میں اہم اجلاس ہوا۔ جس میں اعلان کیا گیا کہ ہر سنی بنارس اجلاس کے فیصلے کے مطابق حصہ لے اور پاکستان کے لیے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لیے آمادہ ہو۔ اس اجلاس میں آپ کی تقریر نے مسلمانوں کے جذبات میں خاص کیفیت پیدا کر دی۔[24]

۲۰مئی ۱۹۴۶ کو سنی کانفرنس کا اہم جلسہ پھپھوند ضلع اٹاوہ میں ہوا جس میں آپ نے کچھ یوں اظہار خیال فرمایا:

"ہماری سنی کانفرنس بنارس میں اسلامی حکومت کے قیام کے لیے طے کر چکی ہے کہ اکثریت والے صوبہ جات میں قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق حکومت بنائی جائے اور ایسی حکومت کے حصول کے لیے ہمارا ہر شیخ طریقت اور عالم ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہے۔" [25]

بنارس کانفرس سے چند ماہ بعد ہی خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے عرس کے موقع پر اجمیر میں سنی کانفرنس کا عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں ہزاروں علما و مشائخ نے شرکت کی۔ آپ نے بھی اس اجتماع سے حصول پاکستان کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار ایسے رقعت انگیز انداز میں کیا کہ مجمع میں گریہ زاری پیدا ہو گئی۔[26]

۳۰جون ۱۹۴۶ کو کانپور میں سنی کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

---

[23]۔ ہفت روزہ، دبدبہ سکندری، رامپور، ۱۰مئی ۱۹۴۶ء، ص ۵

Haft Roza Dabdaba Sikandrī,Rāmpurī,10 May1946,P:5

[24]۔ ایضاً، ۲۶اگست ۱۹۴۶ء، ص ۷

Ibid,26Agust 1946,P:7

[25]۔ ایضاً، ۱۰جون ۱۹۴۶ء، ص ۶

Ibid,10 June1946,P:6

[26]۔ ایضاً، ۲۰جون ۱۹۴۶ء، ص ۳

Ibid,20June1946,P:3

''سنی کانفرنس سے تعلق رکھنے والے ہزاروں علماء ومشائخ پاکستان کو اپنی زندگی کا جزو بنا چکے ہیں اور اس سے کم کسی چیز کو قبول کرنے کو تیار نہیں''۔[27]

اگست ۱۹۴۶ء میں جمعۃ الوداع کے موقع پر بیس ہزار سے زائد مسلمان جامع مسجد شمسی بدایوں میں جمع ہوئے اور وہاں پر آپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ

''اہل سنت کا ہر عالم اور شیخ طریقت اسلامی حکومت کے قیام کے لیے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا عہد کر چکا ہے۔ پورے ہندوستان میں ہمارے مبلغ، مقرر اور مناظر کی حیثیت سے کام ل ہو کر تبلیغ کریں گے۔ عربی، فارسی اور انگریزی خواں طلبہ کو دار المبلغین میں تربیت دی جائے گی''۔[28]

۱۲۔۱۳ ستمبر ۱۹۴۶ء کو کراچی میں شاہ غلام رسول قادری کی صدارت میں سنی کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ آپ نے اس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''مسلمانوں کو کانگریس کے ہندوستان چھوڑ دو والے نعرے کو یاد رکھنا چاہیے''۔[29]

مولانا عبد الحامد بدایونی تحریک پاکستان کے ان قائدین میں شمار ہوتے تھے۔ جنہوں نے ہر محاذ پر انگریزوں، ہندوؤں اور نیشلسٹ علماء کا مقابلہ کیا۔ اپنی خداداد صلاحیتوں سے کام لے کر پاکستان کا حصول ممکن کر دکھایا۔ آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے پلیٹ فارم سے آل انڈیا مسلم لیگ کا پیغام ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچایا۔ دو قومی نظریہ کے فروغ کے لیے آپ کی کاوشوں کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

آل انڈیا مسلم لیگ:

مولانا عبد الحامد بدایونی آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں پہلی مرتبہ ۱۹۱۸ء میں شریک ہوئے۔ یہ اجلاس مولوی اے کے فضل حق کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۳۷ء کے لکھنو سیشن میں آپ نے عملی طور پر حصہ لیا اور تقسیم ہند تک آل انڈیا مسلم لیگ کے رکن رہے۔[30]

---

[27]۔ ہفت روزہ، دبدبہ سکندری، رامپور، ۱۷ جولائی ۱۹۴۶ء، ص ۷

Haft Roza Dabdaba Sikandrī,Rāmpurī,17 July1946,P:7

[28]۔ ایضاً، ۲ ستمبر ۱۹۴۶ء، ص ۷

Ibid,2Sep1946,P:7

[29]۔ قادری، اریخ آل انڈیا سنی کانفرس، ص ۱۷۳

Qādrī,Tārikh all India Sunnī Confrence,P:173

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس لکھنو ۱۹۳۷ء کے موقع پر صوبہ یوپی کی نئی تنظیم کے صدر نواب محمد اسماعیل منتخب ہوئے۔ انہوں نے ۲۱ ارکان پر مشتمل ورکنگ کمیٹی بنائی۔ جس میں مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا کرم علی ملیح آبادی اور مولانا عنایت اللہ فرنگی محلی شامل تھے۔[31]

آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس ۱۵۔۱۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو آلہ آباد میں ہوا۔ اس میں ایک قرارداد کے ذریعے رائل کمیشن کی فلسطین کے متعلق سفارشات کی مذمت کی گئی۔ اسے امن عالم کے لیے خطرہ قرار دیا گیا۔ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کے منافی کیا گیا۔ اسلامی ممالک کے سربراہوں سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے مقامات مقدسہ کی بدستور حفاظت کرتے رہیں۔ نیز مفتی اعظم فلسطین سید امین الحسینی کی قیادت پر پورے اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ یہ قرارداد عبدالرحمن صدیقی (بنگال) نے پیش کی جبکہ تائید کنندگان میں مولانا کرم علی لکھنو، مولانا عبدالحامد بدایونی، سید محمد حسین علی بہادر، محمد عبدالستار خیری علی گڑھ ودیگر شامل تھے۔[32]

۱۹۳۷ء میں بلند شہر اور امروہہ کے الیکشن میں مولانا حسرت موہانی نے مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا شوکت علی، مولانا عنایت اللہ فرنگی محلی اور مولانا جمال میاں فرنگی محلی کے ساتھ مل کر حلقوں کا دورہ کیا اور کامیابی نے مسلم لیگ کے قدم چومے۔[33]

۱۹۳۷ء میں خان جلال الدین خان، جسٹس سجاد خان اور ان کے دوستوں کے تعاون سے ایک جلسہ ایبٹ آباد میں ہوا، چوہدری خلیق الزماں، مولانا جمال میاں فرنگی محلی، مولانا شوکت علی اور مولانا عبدالحامد بدایونی نے اس جلسہ سے خطاب کیا اور مسلمانوں کو مسلم لیگ میں شمولیت کی دعوت دی۔[34]

---

[30]۔ قریشی، اشتیاق حسین، ڈاکٹر، علماء میدان سیاست میں، مترجم ہلال حسن زبیری، (شعبہ تصنیف وتالیف وترجمہ کراچی یونیورسٹی، ۱۹۹۴ء)، ص ۴۴۲

Quraishī,Ishtiāq Ḥussain,Doctor,U'lamā Midān Siyāsat me,MutarJam Hilāl Ḥassan Zubairī,(Sho'ba Taṣneef wa Taleef wa Trajma Karāchī University,1994),P:442

[31]۔ ضیاء القادری، محمد یعقوب حسین، مولانا، نغمہ ربانی، مولانا ضیاء القادری، (عثمانی پریس بدایوں، س۔ن)، ص ۱۱۱

Ziā ul Qādrī,Muḥammad Ya'qoob Ḥussain,Maulānā,Nagma Rabānī,Maulānā Ziā ul Qādrī,(Uthmānī press Badāyon,N Y),P:111

[32]۔ ایڈوکیٹ، ولی مظہر، عظیم قائد (عظیم تحریک، ملتان، ۱۹۸۳ء)، ص ۲۷۸

Advocate,WAlī Mazhar,A'zeem Qāid (Ateem Taḥreek,Multān,1983),P:278

[33]۔ ضیاء القادری، نغمہ ربانی، ص ۱۸۵

Ziā ul Qādrī,Nagma Rabānī,P:185

نومبر ۱۹۳۸ء کے ابتدائی عشرے آپ پشاور، بنوں اور کوہاٹ سے ہوتے ہوئے مردان پہنچے۔ جہاں آپ نے مضبوط دلائل کے ساتھ آل انڈیا مسلم لیگ کا پیغام پہنایا۔[35]

۱۹۳۸ء میں مسلم لیگ کی وسیع تنظیم کا کام شروع ہوا تو مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا کرم علی ملیح آبادی، مولانا صبغت اللہ شہید فرنگی محلی، مولانا شوکت علی، پروفیسر عنایت اللہ ملک، مولانا جمال میاں فرنگی محلی اور مولانا حسرت موہانی نے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرکے شہر شہر گاؤں گاؤں مسلم لیگ کے مقاصد کو روشناس کرایا اور مسلم لیگ کے جھنڈے کو بلند رکھا۔[36]

صوبہ سرحد میں ایک نشست پر ضمنی انتخاب ہونا تھا۔اس انتخابی معرکے کو سر کرنے کے لیے مسلم لیگ نے مولانا عبدالحامد بدایونی اور مولانا شوکت علی خان کو ہزارہ بھیجا آپ نے انتخابی حلقے کے ایک ایک گاؤں کا دورہ کیا پیدل سفر کیے اور امیدوار کو کامیاب کروایا۔[37]

مارچ ۱۹۴۰ء میں لاہور میں قرارداد پاکستان منظور کی جارہی تھی اور مولانا عبدالحامد بدایونی بدایوں کی پرزور نمائندگی کررہے تھے۔[38]

---

[34]۔ قصوری، محمد صادق، تحریک پاکستان میں علماء ومشائخ کا کردار، (تحریک پاکستان ورکرز ٹرسٹ لاہور، ۲۰۰۸ء)، ص ۲۸۸

Qaṣoorī, Muḥammad Ṣādiq,Taḥreek Pākistān me U'lamā wa Mashāikh ka Kirdār,(Taḥreek Warkaz Trust Lahore,2008),P:288

[35]۔ امرتسری، ظہور الدین خان، تحریک پاکستان میں مولانا عبدالحامد بدایونی کے کردار کی ایک جھلک، تدوین وترتیب، (ادارہ پاکستان شناسی، لاہور، ۲۰۰۵ء)، ص ۴۵ مشمولہ خواجہ رضی حیدر، مولانا عبدالحامد بدایونی اور تحریک پاکستان

Amratsarī,Zuhoor ul Deen Khān,Taḥreek Pākistān me Maulānā Abdul Ḥāmid Badāyunī ky Kirdār ki Aik Jhalak,Tadveen wa Tarteeb,(IDāra Pākistān Shanāsī,Lahore,2005),P:45,Mashmola Khawāja Radi Ḥaider,Maulānā Abdul Ḥāmid Badāyunī or Taḥreek Pākistān

[36]۔ ضیاء القادری، نغمہ ربانی، ص ۱۸۵

Ziā ul Qādrī,Nagma Rabānī,P:185

[37]۔ صابر، محمد شفیع، تحریک پاکستان میں صوبہ سرحد کا حصہ، (یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور، ۱۹۹۷ء)، ص ۹۳

Ṣābir, Muḥammad Shaf'i,Taḥreek Pākistān me ṣoba Sarḥad ka Ḥiṣa,(University Book Agency Khaiber Bāzār Pashāwar,1997),P:93

[38]۔ شمیم الدین، الحاج، انسائیکلوپیڈیا آف بدایوں، (ادارہ مجلہ بدایوں کراچی، ۲۰۰۴ء)، ج ۲، ص ۶۳، مشمولہ تصویر حسین حمیدی، اہل بدایوں، پاکستان کے شہری تھے ہم پاکستان سے پہلے بھی

Shameem ul Deen,Al Ḥāj, Insāiklopediā of Badāyon,(IDāra Mujalla Badāyon Karāchī,2004),V:2, P:63,Mashmola Taṣveer Ḥussain Ḥameedī,Ahl e Badāyon,Pākistān ke shehri thy ham Pākistān se pehly bi

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور اجلاس میں علیحدہ وطن کے مطالبہ پر مبنی قرارداد شیر بنگال اے کے فضل حق نے پیش کی۔ تائید کنندگان میں مولانا عبدالحامد بدایونی شامل تھے۔[39] ۱۹۴۰ء میں مولانا کرم علی ملیح آبادی نے قائد اعظم کے حکم پر مولانا عبدالحامد بدایونی اور نواب بہادر یار جنگ کے ساتھ صوبہ سرحد کا تفصیلی دورہ کیا اور سرخ پوشوں کا زور توڑا۔ آپ کی ان گراں قدر خدمات کا اعتراف خود قائد اعظم نے مسلم لیگ کے جلسوں میں دو مرتبہ کیا۔[40]

قاضی محمد عیسیٰ کے آپ کے ساتھ اچھے تعلقات تھے۔ وہ آپ کے ساتھ صوبہ سرحد کا دورہ کر چکے تھے۔ آپ نے قاضی عیسیٰ کی دعوت پر اپریل ۱۹۴۰ء میں بلوچستان کا دورہ کیا۔ جیکب آباد کے اجتماع میں آپ نے مسلم لیگ کے مقاصد اور اہداف بیان کیے اور عوام سے اپیل کی کہ وہ حمایت کریں۔ آپ نے پیشن اور کوئٹہ میں بھی مختلف مقامات پر تقاریر کیں۔ ان میں سے ایک کے بارے میں خود تحریر فرماتے ہیں کہ

"کثیر مجمع تھا اور تعلیم یافتہ نوجوان بھی کافی تعداد میں شریک تھے۔ میں نے ایک گھنٹہ کے قریب تقریر کی۔ نوجوانوں نے عام مسلمانوں کے ساتھ مل کر مسلم لیگ کا کام کرنے اور قرارداد لاہور کو کامیاب کرنے کا عہد کیا۔[41]

بلوچستان کے اس دورے سے واپسی پر آپ کی رائے یہ تھی:

"میں یہاں سے واپس جاتے ہوئے مسلمانان بلوچستان کی قومی خدمات کا ایک خاص اثر لے کر جا رہا ہوں۔ یہاں کے مخلص کارکنوں نے لیگ کی آواز کو صوبہ کے علاقہ ہرات، ایران اور افغانستان کی حد تک پہنچا دیا ہے"۔[42]

۳۰ اگست ۱۹۴۱ کو لدھیانہ میں ایک عظیم الشان پاکستان کانفرنس ہوئی۔ آپ نے بہت مدلل تقریر کی اور خطبہ صدارت کے آخر میں ان الفاظ میں مسلمان نوجوانوں کو متحرک ہونے کی ترغیب دی:

"اگر غازی محمد بن قاسم جیسا نوجوان اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ محیط ہند پر اپنا پرچم لہرا سکتا ہے تو کیا اے نوجوانان ملت تم پاکستان نہیں بنا سکتے۔ یقین کرو اگر تمہاری ہمتیں بلند اور ارادے قوی ہوں تو تم پورے ہندوستان میں

---

[39]۔ ذوالفقار، غلام حسین، ڈاکٹر، جدوجہد آزادی میں پنجاب کا کردار، (ادارہ تحقیقات پاکستان دانش گاہ پنجاب لاہور، ۱۹۹۶ء)، ص ۴۴۲

Zulfqār,Ghulām Ḥussain,Doctor, Jadojahad Azādī me Punjāb ka Kirdār,(IDāra Taḥqeeqāt Pākistān Dānish Ghā Punjāb Lahore,1996),P:442

[40]۔ ضیاء القادری، نغمہ ربانی، ص ۳۳۳

Ziā ul Qādrī,Nagma Rabānī,P:333

[41]۔ کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر، تحریک پاکستان بلوچستان میں، (مکتبہ عالیہ لاہور، ۱۹۸۶ء)، ص ۳۵

Kothar,Ina'ām ul ḥaq,Doctor,Taḥreek Pākistān Bolochistān me,(Maktaba Alia Lahore,1986),P:35

[42]۔ ایضاً

Ibid

انقلاب عظیم برپا کر سکتے ہو۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمہارے اندر مذہبی جوش و جذبہ اور نظم وضبط، اپنے قائد کی ہدایت پر کاربند ہونا تمہاری ترقی کا پیش خیمہ ہوگا۔ جو امر جماعتی حیثیت سے مسلم لیگ طے کرے تو اس پر پورے جوش کے ساتھ کاربند رہو۔"[43]

آپ بہت ذہین اور سمجھدار سیاستدان تھے۔ آپ نے پنجاب میں مسلم لیگ کو مضبوط بنانے اور عوام کو مسلم لیگ سے جوڑنے کے لیے مختلف شہروں میں تقاریر کیں۔ نومبر ۱۹۴۲ء میں لائل پور پنجاب میں منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"مطالبہ پاکستان کا مطلب ایک ایسی ریاست کا قیام ہے جس میں اسلامی شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی حاصل ہوگی۔ جہاں مسلمان دباؤ اور بیرونی مداخلت کے خوف کے بغیر حکومت کریں گے۔ اور ہر شخص کو بنیادی حقوق حاصل ہوں گے"۔[44]

آپ نے وزارتی مشن کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا:

"اگر دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کے نتائج المناک ہوں گے"۔[45]

آپ نے صوبہ سرحد کے دور دراز علاقوں کا دورہ کیا اور مسلمانوں میں سیاسی شعور بیدار کیا۔ جب ۱۹۴۶ء میں انتخاب ہوئے تو آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ایک طرف آسام میں مولانا بھاشانی اپنی تقاریر سے چھائے ہوئے تھے تو دوسری طرف آپ اپنے خطابات سے پنجاب، سرحد، بلوچستان، سندھ اور یوپی کے مسلمانوں کو جہاد کے لیے تیار کر رہے تھے۔[46]

---

[43]۔ بدایونی، عبد الحامد، مولانا، خطبہ صدارت، (نظامی پریس بدایوں، ۱۹۴۱ء)، ص ۹

Badāyuni,Abdul Ḥāmid,Maulānā,Khutba Sadārat,(Nizāmī Press Badāyon,1941),P:9

[44]۔ تحریک پاکستان میں مولانا عبد الحامد بدایونی کے کردار کی ایک جھلک، ص ۴۹

Taḥreek Pākistān me Maulānā Abdul Ḥāmid Badāyunī ke Kirdār ki Jhalak,P:49

[45]۔ ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور، ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء، ص ۵

Haft Roza Dabdaba Sikandrī,Rāmpurī,10May1946,P:5

[46]۔ قصوری، تحریک پاکستان میں علماء و مشائخ کا کردار، ص ۴۵

Qaṣoorī,Taḥreek Pākistān me U'lamā wa Mashāikh ka Kirdār,P:45

۲۹ ستمبر ۱۹۴۶ء کو آپ نے جے پور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے عظیم الشان جلسہ میں قیام پاکستان کے اغراض ومقاصد کے عنوان پر زبردست تقریر کی۔[47]

۱۶ فروری ۱۹۴۷ء کو بزم پاکستان رامپور کے زیر اہتمام ایک جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ اس جلسہ میں دیگر علماء کے ساتھ آپ نے شرکت کی اور نظریہ پاکستان کی ضرورت واہمیت پر پرجوش تقریر بھی کی۔[48]

۲۰ اپریل ۱۹۴۷ء کو مسلم لیگ میسور کا پانچواں اجلاس بمقام شموگا منعقد ہوا جس میں آپ نے مشرق وسطیٰ کا دورہ کرنے والے مسلم لیگی وفد کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

"میں اس دورہ میں ابن سعود ملک حجاز کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں پاکستان کا نظریہ بتایا۔ جس کی انہوں نے گرمجوشی سے تائید کی اور مسٹر جناح کے سیاسی تدبر کا اعتراف کرتے رہے۔ مصر اور دیگر بلاد اسلامیہ کے اکابر کا بھی یہی نظریہ ہے"۔[49]

جب سرحد کے عبدالغفار خاں نے پاکستان کی مخالفت میں اپنی قوم کو اکسایا اور خطرہ ہونے لگا کہ صوبہ سرحد پاکستان میں شامل نہیں ہوگا۔ تو آپ نے خود سرحد جاکر پرجوش تقاریر کیں۔ اور سرحدی اراکین سے گفتگو کرکے سرحد کا ریفرنڈم کامیاب کرایا۔ آپ کو فاتح سرحد کا خطاب صحیح دیا گیا تھا۔[50]

جسٹس قدیر احمد لکھتے ہیں کہ مجھے تحریک پاکستان کے تمام اکابرین سے تقریبا ملاقات کا موقع ملا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا ظفر علی خان اور سرحد کے قدیم اور باا ثر مذہبی پیشواؤں نے تحریک

47۔ ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور، ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۶ء، ص ۸
Haft Roza Dabdaba Sikandrī,Rāmpurī,14october1946,P:8

48۔ ایضاً، ۲۶ فروری ۱۹۴۶ء، ص ۷
Ibid,26Feb1946,P:7

49۔ ایضاً، ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء، ص ۷
Ibid,30April1946,P:7

50۔ انسائیکلوپیڈیا آف بدایوں، ج ۲، ص ۷۶، مشمولہ امجد علی حمیدی، تحریک پاکستان اور اہل بدایوں
Insāiklopediā of Badāyon,V:2,P:76,Mashmola Amjad Alī ḥameedī,Tahreek Pākistān or Ahl e Badāyon

پاکستان کے بعض گوشوں کو تقویت پہنچائی۔ عام طور پر علماء کا برتاؤ حوصلہ شکن تھا کیونکہ بہت بڑے بڑے علماء مخالف تھے۔[51]

آپ آل انڈیا مسلم لیگ کے اہم رکن تھے۔ قیام پاکستان سے قبل آپ نے وہ تمام مراحل بڑے احسن انداز سے طے کیے۔ جن سے تحریک پاکستان کے بڑے بڑے مجاہدین کو گزرنا پڑا۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو اجلاس لاہور میں شرکت کی۔ علی برادران کے ساتھ مل کر مختلف قومی امور سرانجام دیے۔ اسی جذبہ کے تحت آپ نے سماجی، سیاسی، اخلاقی الغرض ہر انداز سے برصغیر کے مسلمانوں کے لیے کام کیا۔[52]

مشہور ادیب اور مولانا شاعر کوثر نیازی آپ کو مسلم لیگ کے صف اول کے کے مقررین میں شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"تحریک پاکستان کے مقررین میں مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا جمال میاں فرنگی محلی علامہ علاءالدین صدیقی اور مولانا محمد بخش مسلم کے نام نظر انداز نہیں کیے جاسکتے۔ قائد اعظم کے پیغام کو عام کرنے کے لیے ان حضرات نے ملک کے طول و عرض میں تقریریں کیں اور قیام پاکستان کے بعد بھی آپ ہمیشہ اتحاد اسلامی کے لیے کوشاں رہے"۔[53]

قیام پاکستان کے بعد

قیام پاکستان کے بعد آپ پانچ پانچ سال کے لیے اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن کی حیثیت سے قابل قدر دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ سید محمد فاروق احمد لکھتے ہیں:

---

[51] ۔قدیر احمد، جسٹس، علمی و ادبی مجلہ "اوج" قرارداد پاکستان گولڈن جوبلی نمبر ۹۱۔۱۹۹۰ء، (گورنمنٹ کالج راوی روڈ شاہدرہ، لاہور)، ص ۸۷۰

Qadeer Aḥmad,Justuc,I'lmī wa Adbi Mujalla "Auj"Qarārdād Pākistān Golden Joblī number 1990-91,(Government Collage Rāvī Road Shāhdra,Lahore),P:870

[52] ۔قریشی، آفتاب احمد، حکیم، کاروان شوق، تسوید و ترتیب پروفیسر ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، (ادارہ تحقیقات پاکستان، دانش گاہ پنجاب، ۱۹۹۶ء)، ج۲، ص ۸۶

Quraishī, Aftāb Aḥmad, ḥakeem,Kārwān Shoq,Tasveed wa Tarteeb Pro Doctor Ghulām Ḥussain Zulfqār,(IDāra Taḥqeeqāt Pākistān,Dānish Ghā Punjāb,1996),V:2,P:86

[53] ۔روزنامہ جنگ لاہور، ۶ مارچ، ۱۹۸۳ء، برصغیر کے نامور خطیب اور واعظ، مولانا کوثر نیازی، ص ۶

Roznāma Jung Lahore,2 March1983,Baresageer ke Nāmvar Khateeb or Wā'iz,Maulānā Kothar Niāzī,P:6

"آپ مشاورتی کونسل میں شروع سے ہی ایسی تجاویز دیتے رہے۔ جس سے پاکستان کا دستور کتاب وسنت کے مطابق ہو جائے۔ جب کبھی اسلامی مشاورتی کونسل اپنی مفصل رپورٹ شائع کرے گی۔ اس وقت معلوم ہوگا آپ نے کیا کیا مسودات ترتیب دیے"۔[54]

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک بھارت جنگ شروع ہوگئی۔ پورے ملک میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ آپ نے دیگر راہنماؤں کے ساتھ مل کر ملک گیر دورے کیے اور لوگوں میں جوش وجذبہ پیدا کیا۔ جمعیت علماء پاکستان کے ناظم محمد محسن فقیہ تحریر کرتے ہیں:

"جیسے ہی صدر کا پہلا بیان ریڈیو واخبارات کے ذریعے نشر ہوا، مرکزی جمعیت علماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالحامد بدایونی نے ارکان جمعیت کے تعاون اور اشتراک سے ایک فتویٰ مرتب کیا۔ جس میں بھارت سے ہونے والی لڑائی کو جہاد قرار دیا۔ تمام علماء اہلسنت اور ارکان جمعیت نے اس کی توثیق وتصدیق کی۔ یہ فتویٰ کراچی اور مشرقی ومغربی پاکستان میں تقسیم کیا گیا۔[55]

مرکزی جمعیت علماء پاکستان کا اہم اجلاس اکتوبر ۱۹۶۵ء کو آپ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں شہر کراچی کے علماء، مساجد کے خطباء اور اراکین مرکزی جمعیت شریک ہوئے۔ مفتی غلام قادر کشمیری نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایک ہفتے کے اندر کشمیری مہاجرین کے لیے سامان فراہم کیا جائے اور کچھ روپیہ بھی صدر آزاد کشمیر کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ملیر کالونی میں ایک ایک مکان پر جا کر گرم کپڑے اور روپیہ اکٹھا کرنا شروع کیا۔ دو دن کے دورے میں ایک ٹرک سے زیادہ کپڑے اور اڑھائی ہزار روپیہ فراہم ہو گیا۔[56]

آپ نے بطور قائد وفد آزاد کشمیر میں باغ کے مقام پر خطاب کرتے ہوئے کہا:

---

[54]۔ القادری، محمد عابد، گلدستہ عقیدت، (اراکین جامعہ تعلیمات اسلامیہ کراچی، ۱۹۷۱ء)، ص ۲۸، مشمولہ محمد فاروق احمد سید، اب انہیں ڈھونڈ چراغ زیبا لیکر

Al Qādrī,Muḥammad Abid,Guldasta A'qeedat,(Arākeen Jāmi'a Ta'lemāt Islāmia Karāchī,1971),P:28, Mashmola Muḥammad Fārooq Aḥmad Sayed,Ab unko dond chirag e Ziāba le kr

[55]۔ فقیہ، محمد محسن، مرکزی جمعیت علماء پاکستان کا دورہ، (مشہور پریس کراچی، ۱۹۶۶ء)، ص ۴

Fiqia,Muḥammad Moḥsin,Markzī Jame'yat U'lamā Pākistān ka Dora,(Mashhor Press Karāchī,1966),P:4

[56]۔ ایضاً، ص ۷ — Ibid,P:7

"اے میرے کشمیر کے مجاہدو! جس طرح انگریزوں اور ہندوؤں کی سازشوں کے باوجود پاکستان بنا۔اسی طرح آج بھی امریکہ، برطانیہ اور ہندوؤں کی باہمی سازشوں کے باوجود کشمیر آزاد ہوگا۔کشمیر کے خلاف ہمارے دشمن کتنا بھی خفیہ اور اعلانیہ طور پر بھارت کو کثیر سے کثیر اسلحہ جات دیتے رہیں اور بھارت بغیر کسی اعلان جنگ کے کشمیر اور پاکستان پر شدید سے شدید حملہ کرتا رہے۔۶۰۰ ٹینکوں کی تاریخی جنگ سے پاکستان کو اپاہج کرنا چاہے۔مگر خدا کے فضل سے فتح پاکستان کو حاصل ہوگی"۔[57]

مختلف علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے وفد لاہور پہنچا اور پھر کھیم کرن کا دورہ کیا اور فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

"آج مرکزی جمعیت علماء پاکستان ہی آپ کو دعائیں نہیں دے رہی بلکہ پوری دنیا اسلامی، ایران، شرق اردن، تیونس، انڈونیشیا آپ کو مبارکباد دے رہے ہیں۔آپ نے پاکستان کا نام دنیا میں روشن کردیا"۔[58]

آپ فلسطین کے مجبور اور بے بس مسلمانوں کے لیے بھی ہمیشہ سرگرم رہے۔آل انڈیا مسلم لیگ میں رہ کر بھی فلسطینیوں کے لیے آواز بلند کرتے رہے۔اکتوبر ۱۹۳۷ء کو لکھنو اجلاس میں فلسطین کے حق میں پیش کی جانے والی قرارداد کی آپ نے تائید کی تھی۔[59]

آپ نے فلسطینی مسلمانوں کی حالت زار کا اندازہ لگانے کے لیے خود فلسطینی کیمپوں کا دورہ کیا اور خود تحریر کرتے ہیں:

"حد ہوگئی بیت المقدس کے مہاجر کیمپوں میں فقیر نے چند سال پہلے جاکر مشاہدہ کیا کہ عرب مہاجر خاندانوں کو عیسائیوں کی جماعتیں کام کررہی ہیں۔مسلمانوں کے بچے صبح اٹھ کر انجیل مقدس پڑھتے ہیں"۔[60]

57۔ فقیہ، محمد محسن، مرکزی جمعیت علماء پاکستان کا دورہ، (مشہور پریس کراچی، ۱۹۶۶ء) ص ۳۲

Fiqia,Muḥammad Moḥsin,Markzī Jame'yat U'lamā Pākistān ka Dora,(Mashhor Press Karāchī,1966),P:32

58۔ ایضاً، ص ۵۶

Ibid,P:56

59۔ مرزا، سرفراز حسین، ڈاکٹر، محمد حنیف شاہد، تاریخ آل انڈیا مسلم لیگ، (نظریہ پاکستان ٹرسٹ لاہور، ۲۰۱۰ء)، ص ۳۷۵

Mirzā,Sarfrāz Ḥussain,Doctor,Muḥammad ḥanif Shāhid,Tārikh all India Muslim Legue,(Nazria Pākistān Trust Lahore,2010),P:375

60۔ بدایونی، عبدالحامد، مولانا، تبلیغ اسلام کی ضرورت واہمیت، (مشہور پریس کراچی، ۱۹۵۱ء)، ص ۴

Badāyunī, Abdul Ḥāmid,Maulānā,Tableeg Islām ki Zarorat wa Ahmiyat,(Mashhor Press Karāchī,1951),P:4

مولانا عبدالحامد بدایونی ہندوستانی مسلمانوں کے بہت بڑے خیر خواہ تھے۔آپ کا شمار قائد اعظم کے قریبی ساتھیوں میں ہوتا تھا۔آپ کی خدمات کسی ایک صوبے تک محدود نہیں تھیں بلکہ ہندوستان کے کونے کونے میں آپ کی آواز پہنچی۔ تحریک پاکستان میں آپ کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ قیام پاکستان کے بعد بھی آپ مسلسل اسلامیان پاکستان کے حقوق کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔ہر نازک موڑ پر پاکستان اور عالم اسلام کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ایک موثر آواز بنے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھی آپ کا جذبہ قابل دیدنی تھا۔ جس کی گواہی اغیار بھی دیتے ہیں۔علاوہ ازیں فلسطین کے مسلمانوں کے لیے بھی آپ نے ہمیشہ آل انڈیا مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے،جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے اور انفرادی طور پر آواز بلند کی۔آپ کی ساری زندگی ملی جوش وجذبہ سے بھرپور نظر آتی ہے اور آپ کی اس مساعی جلیلہ کو آج بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License